دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر Pin 6303　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ: 02-09-2019

# جمعرات کے دن اہتمام کے ساتھ دعا کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جمعرات کے دن یارات کو دعا مانگنا کیسا ہے؟ ہر ہفتے میں جمعرات کے ہی دن کو خاص کر کے، دن مقرر کر کے دعا مانگنا کیسا ہے؟ کیا حدیثِ پاک میں جمعرات کے دن کی کوئی خصوصیت ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ کے سوال میں یہ وضاحت نہیں کہ جمعرات کے دن یارات کو دعا سے آپ کی مراد مطلقاً اس دن کو دعا مانگنا ہے یا ان علاقوں میں جمعرات کے دن مغرب سے پہلے یا بعد اپنے فوت شدہ مسلمان عزیزوں کے لیے جو دعا کی جاتی ہے، وہ مراد ہے۔

بہر حال جو مطلق دعا ہے، وہ ممنوعہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت اور کسی بھی دن جائز ہے، بلکہ دعا مانگنے کا حکم قرآن مجید فرقان حمید میں کئی مقامات پر موجود ہے اور اس میں اپنی آسانی اور یاد دہانی کے لیے کوئی اگر دعا کے لیے کوئی وقت مخصوص کر لیتا ہے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، جبکہ اس وقت کو لازم یا ضروری نہ سمجھے اور مطلق دعا کے لیے جمعرات کے دن کی کوئی خاص فضیلت معلوم نہیں۔

اور اگر آپ کے سوال میں جمعرات کے دن دعا سے مراد وہ دعا ہے، جو ان علاقوں کے مسلمانوں میں رائج ہے، جس میں وہ اہتمام کے ساتھ ہر جمعرات کو مغرب سے پہلے یا بعد اپنے فوت شدہ اعزا واقرباء کے لیے دعا کرتے ہیں، تو اس کے متعلق عرض ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لیے دعا کرنا اور اس کو نیک اعمال کا ایصال ثواب کرنا ہر دن اور ہر تاریخ میں

جائز و باعث اجر و ثواب ہے اور بالخصوص اپنے والدین، عزیز و اقارب اور گھر سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے دعا کرنا تو بہت زیادہ اجر و ثواب کا کام ہے اور یہ عمل قرآن پاک کی آیات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سے ثابت ہے۔ آسانی اور یاد دہانی کے لیے دن مقرر کرنا بھی جائز ہے، جبکہ اس مقرر کرنے کو شرعاً لازم نہ سمجھا جائے۔ نیز جمعرات کو ایصال ثواب کرنا تو زیادہ پسندیدہ ہے کہ احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہے کہ مرنے والوں کی روحیں جمعرات کو اپنے گھروں میں آتی ہیں اور اپنے عزیزوں کو پکار پکار کر صدقہ اور دعا کے لیے فریاد کرتی ہیں۔

مطلق دعا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (پارہ2، سورۃ البقرۃ2، آیت186)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا۔ (پارہ24، سورۃ المؤمن40، آیت60)

پہلے گزرے ہوئے مسلمانوں کے دعا کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے، عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے، اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

(پارہ28، سورۃ الحشر59، آیت10)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "ہر مسلمان کو چاہیے کہ صرف اپنے لیے دعا نہ کرے بلکہ اپنے بزرگوں کے لیے بھی دعا کرے۔" (صراط الجنان فی نفسیر القرآن، جلد10، صفحہ80، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "اموات مسلمین کو ایصال ثواب بے قید تاریخ خواہ بحفظ تاریخ معین مثلاً روز وفات جبکہ اس کا التزام بنظر تذکیر وغیرہ مقاصد صحیحہ ہو، نہ اس خیال جاہلانہ سے کہ تعیین شرعاً ضرور یا وصول ثواب اسی میں محصور۔"

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ421، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "خاتمۃ المحدثین شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مشکوٰۃ شریف باب زیارۃ القبور میں فرماتے ہیں: "مستحب است کہ تصدق کردہ شود از میت بعد از رفتن او ز عالم تا

ہفت روز تصدق از میت نفع می کند او رابے خلاف میان اہل علم وارد شدہ است در آں احادیث صحیحہ خصوصاً آب، وبعضے از علماء گفتہ اند کہ نمی رسد بہ میت رامگر صدقہ ودعا، ودر بعض روایات آمدہ است کہ روح میت می آید خانۂ خود را شب جمعہ، پس نظر می کند کہ تصدق می کنند از وے یانہ" میت کے دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے، میت کی طرف سے صدقہ اس کے لئے نفع بخش ہوتا ہے، اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں، اس بارے میں صحیح حدیثیں وارد ہیں، خصوصا پانی صدقہ کرنے کے بارے میں اور بعض علماء کا قول ہے کہ میت کو صرف صدقہ اور دعا کا ثواب پہنچتا ہے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ روح شبِ جمعہ کو اپنے گھر آتی ہے اور انتظار کرتی ہے کہ اس کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔

شیخ الاسلام "کشف الغطاء عما لزم للموتٰی علی الأحیاء" فصل ہشتم میں فرماتے ہیں: "در غرائب و خزانہ نقل کردہ کہ ارواح مؤمنین می آیند خانہ ہائے خود را ہر شب جمعہ و روز عید و روز عاشورہ و شب برات، پس ایستادہ می شوند بیرون خانہائے خود وندا می کند ہر یکے بآواز بلند اندوہ گین اے اہل و اولاد من و نزدیکان من مہربانی کنید برما بصدقہ" غرائب اور خزانہ میں منقول ہے کہ مومنین کی روحیں ہر شب جمعہ، روز عید، روز عاشوراء اور شب براءت کو اپنے گھر آکر باہر کھڑی رہتی ہیں اور ہر روح غمناک بلند آواز سے ندا کرتی ہے کہ اے میرے گھر والو! اے میری اولاد! اے میرے قرابت دارو! صدقہ کرکے ہم پر مہربانی کرو"

**(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 649،650، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں: "خزانۃ الروایات میں ہے: "عن بعض العلماء المحققین أن الأرواح تتخلص لیلۃ الجمعۃ وتنتشر فجاؤا إلی مقابرھم ثم جاؤا فی بیوتھم" بعض علماء محققین سے مروی ہے کہ روحیں شب جمعہ چھٹی پاتی اور پھیلتی جاتی ہیں، پہلے اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں۔

دستور القضاۃ مستند صاحب مائۃ مسائل میں فتاوی امام نسفی سے ہے: "إن أرواح المؤمنین یأتون فی کل لیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ فیقومون بفناء بیوتھم ثم ینادی کل واحد منھم بصوت حزین یا أھلی ویا أولادی ویا أقربائی اعطفوا علینا بالصدقۃ واذکرونا ولا تنسونا وارحمونا فی غربتنا الخ" بے شک مسلمانوں کی روحیں ہر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اپنے گھر آتی ہیں اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں

کہ اے میرے گھر والو! اے میرے بچو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقہ سے مہربانی کرو، ہمیں یاد کرو، بھول نہ جاؤ۔ ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ۔

نیز خزانۃ الروایات مستند صاحب مائۃ مسائل میں ہے: ”عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما إذا کان یوم عید أو یوم جمعة أو یوم عاشوراء ولیلة النصف من الشعبان تأتی أرواح الأموات ویقومون علیٰ أبواب بیوتھم فیقولون ھل من أحد یذکرنا ھل من أحد یترحم علینا ھل من أحد یذکر غربتنا الحدیث“ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، جب عید یا جمعہ یا عاشورے کا دن یا شب براءت ہوتی ہے، اموات کی روحیں آکر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں: ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے؟ ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے؟ ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے؟“ (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ653، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــہ**

**المتخصص فی الفقہ الاسلامی**

**عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ**

02محرم الحرام1441ھ02ستمبر2019ء

**الجواب صحیح**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے